مرزا محمود سرحدی
(1913ء تا 1967ء)

مال گودام روڈ

تدریسی مقاصد

- طلبہ کو طنزیہ اور مزاحیہ شاعری سے آگاہ کرنا۔
- طلبہ کو طنز اور مزاح کے مابین موجود فرق سمجھانا۔
- طلبہ کو واقعاتی مزاح کے بارے میں معلومات دینا۔
- طلبہ کو مزاحیہ انداز میں معاشرتی خرابیوں سے آگاہ کرنا۔
- طلبہ کو مرزا محمود سرحدی کے فنِ شاعری سے آگاہ کرنا۔
- طلبہ کو مرزا محمود سرحدی کے حالاتِ زندگی سے روشناس کروانا۔

شاعر کے حالاتِ زندگی

مرزا محمود سرحدی کا اصل نام عبداللطیف تھا۔ شاعری میں محمود تخلص کرتے تھے۔ پاکستان کے سرحدی صوبے سے تعلق تھا، اس لیے مرزا محمود سرحدی کے نام سے مشہور ہوئے۔

مرزا محمود سرحدی یکم جنوری 1913ء کو مردان میں پیدا ہوئے۔ مرزا صاحب بڑی باغ و بہار قسم کی شخصیت تھے۔ نہایت ہنس مکھ تھے۔ لطیفے ہر وقت ان کے نوکِ زبان رہتے۔ وہ جس محفل میں بھی بیٹھتے اسے کشتِ زعفران بنا دیتے۔ انھوں نے طالب علمی کے زمانے سے ہی شعر کہنا شروع کر دیے تھے۔ آغاز سنجیدہ غزل سے کیا لیکن بعد میں ان کا رجحان مزاحیہ نظمیں اور قطعات لکھنے کی طرف ہو گیا۔ میٹرک کا امتحان پاس کرنے کے بعد مرزا صاحب فوج میں بھرتی ہو گئے لیکن یہاں ان کا دل نہ لگا۔ جلد ہی انھوں نے فوج کی ملازمت سے استعفیٰ دے دیا۔ 1948ء میں ان کا کلام پشاور سے شائع

www.downloadclassnotes.com

ہونے والے ایک ادبی مجلّے ''سنگِ میل'' میں شائع ہوا تو مرزا صاحب کی ادبی شناخت پورے ملک میں پھیل گئی۔

مرزا صاحب نے مالی طور پر کوئی زیادہ آسودہ حال زندگی نہ گزاری۔ فیلڈ مارشل ایوب خاں کے دور میں حکومت نے مرزا صاحب کے لیے 250روپے ماہوار کا وظیفہ منظور کیا تھا لیکن اتنی کم رقم میں گزارہ مشکل تھا۔ مرزا صاحب نے تجرد زندگی ہی گزاری۔ انھوں نے شادی نہیں کی تھی۔

مرزا صاحب کی شاعری کا پہلا مجموعہ ''سنگینے'' تھا، جو 1956ء میں شائع ہوا۔ ان کا دوسرا مجموعہ کلام ''اندیشۂ شہر'' کے نام سے شائع ہوا۔ دوسرا مجموعہ کلام ان کی وفات کے بعد 1970ء میں فارغ بخاری نے مرتب کیا تھا۔

وفات: مرزا صاحب کو دمے کی بیماری تھی۔ چونکہ کھانے پینے میں پرہیز کے زیادہ قائل نہیں تھے اس لیے ہمیشہ کھانستے رہتے تھے جس سے ان کی سانس اُکھڑ جاتی تھی۔ مرزا صاحب نے 1967ء میں صرف چوّن سال کی عمر میں وفات پائی۔

مرکزی خیال

مرزا محمود سرحدی نے پشاور کی مال روڈ کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ سڑک نہایت خراب ہے۔ اس پر سفر کرنا اپنے آپ کو مصیبت میں ڈالنے کے مترادف ہے۔ معلوم نہیں کب حکومت اس سڑک کی بدحالی کو دور کرنے کی طرف توجہ دے گی۔

خلاصہ

ویسے تو میرے شہر میں بے شمار سڑکیں ہیں لیکن ان میں مال گودام روڈ ایک بے مثال سڑک ہے۔ اس سڑک پر کئی تانگے اُلٹ چکے ہیں اور کئی گھوڑوں کا انتقال ہو چکا ہے۔ اس سڑک کے آس پاس رہنے والے لوگ بھی پریشان ہیں۔ شام کو اس سڑک پر گیدڑوں کی وجہ سے رونق ہو جاتی ہے۔ اس سڑک پر انسانوں کی بجائے گاڑیوں کی

تعداد زیادہ ہے۔ ایسی ایسی کھائیاں ہیں کہ مرنے کے بعد انسان ان میں دفن بھی ہو سکتا ہے۔ مختلف قسم کی سواریاں اس سڑک سے متاثر ہوتی ہیں۔ اگر بارش آ جائے تو اس سڑک پر کشتیاں بھی چل سکتی ہیں۔ ڈھلوانیں ہیں جو حادثے کا سبب بن سکتی ہیں۔ اگر کسی کو اس سڑک پر سفر کرنے کا اتفاق ہو تو اس کے واپس آنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ میں سوچتا ہوں کہ میرے وظیفے کی طرح حکومت کو کب اس سڑک کی بدحالی کا خیال آئے گا۔

مشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
لازوال	ہمیشہ رہنے والی	مثال	مانند، طرح
چھاتی	سینہ	انتقال	مرجانا، ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہونا
آس پاس	اردگرد	ویران	بے آباد
خستہ حال	پتلی حالت	شغال	گیدڑ
لاری	بس	خال خال	کوئی کوئی
کھائی	گڑھا	وصال	ملنا یہاں مراد مرنے سے ہے
ڈگمگانا	لڑکھڑانا	سلامت	باقی رہنا
مجال	ہمت	اکثر	عام طور پر
احتمال	اندیشہ	ڈھلوان	اترائی
لرزنا	کانپنا	باکمال	اپنے کام میں ماہر
اتفاق سے	کسی موقع پر، اچانک، غیر متوقع طور پر	وظیفہ	حکومتی امداد

www.downloadclassnotes.com

اشعار کی تشریح

شعر نمبر 1,2:

یوں تو میرے شہر میں سڑکیں کئی ہیں لازوال
لیکن ایک ایسی سڑک بھی ہے نہیں جس کی مثال
اس کی چھاتی پر کئی تانگے اُلٹ کر رہ گئے
سیکڑوں گھوڑوں کا اس پر ہو چکا ہے انتقال

حل لغت

لازوال: ہمیشہ باقی رہنے والا۔ مثال: نظیر۔ چھاتی: سینہ۔ الٹ کر رہ جانا: اوندھا ہونا۔ انتقال: مرجانا، ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہونا

مفہوم: ویسے تو میرے شہر کی کئی سڑکیں ہمیشہ خراب رہنے والی ہیں لیکن ایک ایسی سڑک بھی ہے جس کی کوئی مثال نہیں۔ اس کے سینے پر کئی تانگے اوندھے ہوئے ہیں اور سیکڑوں گھوڑوں کا اس سڑک پر انتقال ہو چکا ہے۔

تشریح: مرزا محمود سرحدی طنز و مزاح میں ایک منفرد مقام رکھتے ہیں۔ انھوں نے اپنے اردگرد کی مضحکہ خیز باتوں پر بڑی گہری نظر رکھی اور اسے اپنی شاعری کا حصہ بنایا ہے۔ پشاور کی مال گودام روڈ کی ابتر حالت کو دیکھتے ہوئے انھوں نے یہ نظم لکھی ہے جو واقعاتی مزاح کی عمدہ مثال ہے۔ لکھتے ہیں کہ میرے شہر کی کئی سڑکیں ایسی ہیں جو عرصہ دراز سے خراب پڑی ہیں۔ یہ سڑکیں ٹوٹی پھوٹی ہیں۔ ان سڑکوں کا کوئی بھی پُرسانِ حال نہیں۔ نہ ہی کسی نے ان سڑکوں کی حالت کو بہتر بنانے کے لیے ان کی طرف کبھی توجہ دی ہے۔ یہ ہمیشہ سے بُری حالت میں ہیں اور شاید ہمیشہ بری حالت میں رہیں۔ ان سڑکوں میں سے سب سے برا حال مال گودام روڈ کا ہے۔ یہ سڑک اتنی زیادہ خراب ہے کہ اس کی مثال ملنا مشکل ہے۔ اس سڑک کی خرابی کی وجہ سے کئی تانگے الٹ چکے ہیں اور ان

کے الٹنے کی وجہ سے تانگوں میں جتے ہوئے گھوڑے مر چکے ہیں۔ اس کے باوجود سڑک کی بہتری اور مرمت کی طرف کسی نے توجہ نہیں دی ہے۔

شعر نمبر 3,4:
آس پاس اس کے جو بستے ہیں نہ ان کی پوچھیے
جس قدر ویراں ہے یہ، ہیں اس قدر وہ خستہ حال
رونقیں ہی رونقیں ہیں جس طرف بھی دیکھیے
چیخنے لگتے ہیں اس پر شام ہوتے ہی شغال

حل لغت

آس پاس: ارد گرد۔ بستے ہیں: مقیم ہیں، رہتے ہیں۔ ویران: بے آباد، بنجر۔ خستہ حال: بُری حالت، پتلی حالت۔ رونق: چہل پہل، گہما گہمی۔ شغال: گیدڑ

مفہوم: اس سڑک کے آس پاس جو لوگ رہتے ہیں ان کی حالت بھی اس ویران سڑک کی طرح پتلی ہے۔ جس طرف بھی دیکھیے رونق ہی رونق نظر آتی ہے اور شام ہوتے ہی اس پر گیدڑوں کی چیخ و پکار شروع ہو جاتی ہے۔

تشریح: شاعر کہتا ہے کہ اس سڑک کے ارد گرد جو مکین ہیں ان کی زندگی بھی عجیب ہے۔ جس قدر اس سڑک کی حالت بری ہے ویسی ہی بری حالت یہاں رہنے والے لوگوں کی بھی ہے کیوں کہ انھیں روزانہ اسی ٹوٹی پھوٹی سڑک سے گزر کر اپنے گھر جانا ہوتا ہے۔ یہاں ویران سے مراد خستہ حال سڑک ہے چونکہ ان لوگوں کے گھر یہاں ہیں اس لیے اس سڑک پر سفر کرنا ان لوگوں کی مجبوری ہے۔ اس کے بعد شاعر کہتا ہے کہ صبح کے وقت تو اس سڑک پر کافی رونق رہتی ہے۔ چہل پہل اور گہما گہمی ہوتی ہے لیکن شام کے وقت اس سڑک پر گیدڑوں کا قبضہ ہو جاتا ہے۔ وہ اس سڑک پر آ کر چیخنے چلانے لگتے ہیں۔ گیدڑوں کے بارے میں مشہور ہے کہ وہ ویران جگہ پر آ کر چیخیں مارتے ہیں۔ شاعر نے اسی طرف اشارہ کیا ہے کہ شام کو یہ سڑک ویران ہو جاتی ہے۔

www.downloadclassnotes.com

شعر نمبر 5:

لاریاں پٹرول کی دیکھو گے اس پر صبح و شام
ورنہ انساں تو نظر آتا ہے اس پر خال خال

حل لغت

لاری: بس۔ خال خال: کوئی کوئی

مفہوم: پٹرول والی بسیں تو اس سڑک پر صبح و شام نظر آتی ہیں ورنہ انسان تو کوئی کوئی ہی نظر آتا ہے۔

تشریح: شاعر اس سڑک کی افادیت بیان کرتے ہوئے کہتا ہے کہ اس سڑک سے صبح و شام بہت سی گاڑیاں گزرتی ہیں۔ لوگ ان گاڑیوں میں سفر کر کے اپنے اپنے کاموں پر جاتے ہیں۔ یہ ایک مصروف شاہراہ ہے۔ یہاں انسانوں سے زیادہ گاڑیاں چلتی ہیں۔ اس کے باوجود اس سڑک کی طرف دھیان نہیں دیا جاتا۔ اس کی مرمت کی طرف کوئی توجہ نہیں کرتا۔ لوگ پریشانی کا شکار ہیں مگر سڑک بنانے والوں کو اس کا خیال نہیں آتا۔ یہاں مرزا صاحب حکومتی اداروں پر گہرا طنز کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ عوام کی سہولت کے کاموں کی طرف حکومت کوئی توجہ نہیں دیتی۔

شعر نمبر 6,7:

اس میں ایسی کھائیاں ہیں ایسے ایسے غار ہیں
دفن ہو سکتا ہے جن میں آدمی بعد از وصال
ڈگمگا جاتے ہیں ریڑھے لڑکھڑا جاتی ہے جیپ
واپس آ جائے سلامت سائیکل کی کیا مجال

حل لغت

کھائی: گڑھا۔ وصال: لفظی مطلب ملنا لیکن یہاں مراد مرنے سے ہے یعنی مرنے کے بعد انسان اللہ تعالیٰ سے ملتا ہے۔ ڈگمگانا: لڑکھڑانا۔ سلامت: باقی رہنا۔ مجال: ہمت

www.downloadclassnotes.com

مفہوم: اس سڑک پر ایسی ایسی کھائیاں اور غار ہیں کہ مرنے کے بعد آدمی ان میں دفن بھی ہو سکتا ہے۔ اس سڑک سے گزرنے والے ریڑھے اور جیپیں لڑکھڑا جاتی ہیں اور سائیکل سوار کی سائیکل سلامت نہیں رہتی۔

تشریح: شاعر کہتا ہے کہ سڑک بُری طرح ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے۔ جگہ جگہ گڑھے پڑے ہیں۔ کچھ گڑھے تو اتنے بڑے ہیں کہ مرنے کے بعد آدمی ان گڑھوں میں دفن بھی کیے جا سکتے ہیں۔ ان کے لیے قبر کھودنے کی بھی ضرورت نہیں۔ یہ گڑھے غاروں کا منظر پیش کرتے ہیں۔ شاعر کے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ سڑک بری طرح ٹوٹ چکی ہے۔ سڑک کی حالت اتنی بُری ہے کہ اس پر چلنے والی سائیکل ٹوٹ جاتی ہے۔ اس کا حال بُرا ہو جاتا ہے۔ اس کا کوئی پرزہ سلامت نہیں رہتا۔ سائیکل سوار پریشان ہوتا ہے کہ سائیکل کے ساتھ کیا معاملہ پیش آیا ہے۔ پھر اسے پتا چلتا ہے کہ اس کی سائیکل کی یہ خراب حالت ٹوٹی پھوٹی سڑک کی مرہونِ منت ہے۔

شعر نمبر 8: مینہ برس جائے تو چل سکتی ہیں اس پر کشتیاں
ڈوب جانے کا بھی ہو جاتا اکثر احتمال

حل لغت

مینہ: بارش۔ اکثر: عام طور پر۔ احتمال: اندیشہ، ڈر، خطرہ

مفہوم: بارش ہو جائے تو اس سڑک پر کشتیاں بھی چل سکتی ہیں۔ اکثر اوقات ان کشتیوں کے ڈوب جانے کا خطرہ بھی رہتا ہے۔

تشریح: ایک تو سڑک کی حالت ویسے ہی بہت خراب ہے۔ ایسے میں اگر بارش ہو جائے تو حالت مزید خراب ہو جاتی ہے۔ نکاسی آب کا مناسب انتظام نہ ہونے کی وجہ سے سڑک پر پانی کھڑا ہو جاتا ہے اور یہ پانی اتنا زیادہ ہوتا ہے کہ اس

پانی میں کشتیاں بھی چلائی جا سکتی ہیں بلکہ یہ پانی اتنا گہرا ہوتا ہے کہ اس میں چلنے والی کشتیاں ڈوب بھی سکتی ہیں۔ یہاں مرزا صاحب مبالغہ آرائی سے کام لے رہے ہیں۔ بارش کے پانی میں کشتیاں نہیں چلائی جا سکتیں۔ ان کا مقصد صرف سڑک کی بدحالی کو بیان کرنا ہے۔

شعر نمبر 9,10:
اس کی ڈھلوانوں پہ موٹر کا دھڑک جاتا ہے دل
اس کے موڑوں پر لرز جاتے ہیں اکثر باکمال
اس پہ جانے کا کبھی ہوتا ہے جس کو اتفاق
اس کے لوٹ آنے کا پیدا ہی نہیں ہوتا سوال

حلِ لغت

ڈھلوان: ڈھلان، اترائی۔ لرزنا: کانپنا۔ باکمال: اپنے کام میں ماہر۔ اتفاق سے: اچانک سے، غیر متوقع طور پر۔ لوٹ آنا: واپس مڑنا

مفہوم: اس سڑک کی اترائی پر موٹر کا دل دھڑک جاتا ہے۔ اس سڑک پر جو موڑ آتے ہیں، ان سے اکثر باکمال لوگ بھی کانپ جاتے ہیں۔ جو کوئی اچانک اس سڑک پر سفر کرتا ہے وہ واپس لوٹ کر اس سڑک پر نہیں آتا۔

تشریح: شاعر مال گودام روڈ کی حالت زار کا ذکر کرتے ہوئے کہتا ہے کہ یہ سڑک بالکل سیدھی نہیں ہے بلکہ اس سڑک پر جگہ جگہ اترائیاں ہیں۔ ایسی اترائیاں ہیں جن پر چلتے ہوئے گاڑی بھی گھبرا جاتی ہے۔ اس کے دل میں خطرہ پیدا ہو جاتا ہے کہ کہیں میں الٹ نہ جاؤں۔ وہ ڈرائیور جو فنِ ڈرائیوری میں ماہر ہیں یعنی جن کی ڈرائیونگ بہت عمدہ ہے وہ بھی اس سڑک کے موڑوں سے گھبرا جاتے ہیں کیوں کہ یہ موڑ بہت خطرناک ہیں۔ پتا ہی نہیں چلتا کہ مخالف سمت سے کوئی گاڑی آ رہی ہے۔ یہ خطرناک موڑ بھی حادثے کا سبب بنتے ہیں۔

www.downloadclassnotes.com

اکثر لوگ انجانے میں اس سڑک پر سفر کرتے ہیں لیکن وہ بھول کر بھی دوبارہ اس سڑک پر سفر کرنے کا نہیں سوچتے بلکہ اگر انھیں اسی راستے سے واپس بھی آنا پڑے تو وہ اس کی بجائے کوئی اور راستہ اپنا لیتے ہیں خواہ وہ راستہ اس راستے سے طویل ہی کیوں نہ ہو۔ سڑک کی خستہ حالی انھیں دوبارہ اس سڑک پر سفر کرنے سے روکتی ہے۔

شعر نمبر 11: سوچتا رہتا ہوں کب میرے وظیفے کی طرح
اس کی بدحالی کا آتا ہے حکومت کو خیال

حل لغت

وظیفہ: حکومتی امداد۔ بدحالی: بُری حالت

مفہوم: میں سوچتا ہوں کہ میرے وظیفے کی طرح حکومت کو کب اس سڑک کی بُری حالت کا خیال آتا ہے۔

تشریح: مرزا محمود سرحدی پشاور ہائی سکول میں ہیڈ ماسٹر تھے۔ اس سے پہلے وہ فوج میں ملازمت کرتے تھے۔ صدر ایوب کے دورِ حکومت میں انھیں حکومت کی طرف سے گزر بسر کے لیے وظیفہ ملتا تھا۔ وظیفے کی رقم 250 روپے تھی۔ وہ دمے کے مریض تھے۔ انھوں نے شادی نہیں کی۔ ایک دفعہ انھیں کافی دنوں تک حکومت کی طرف سے ملنے والا وظیفہ نہ ملا۔ انھوں نے اپنا اور مال گودام روڈ کا موازنہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ جس طرح عدم توجہی کی بنا پر یہ سڑک بدحالی اور ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو چکی ہے، اسی طرح حکومتی امداد نہ ملنے کی وجہ سے میری زندگی بھی مشکلات کا شکار ہے۔ نہ حکومت کو اس سڑک کی مرمت سے کوئی دلچسپی ہے اور نہ ہی میرے وظیفے کا کچھ خیال ہے۔ معلوم نہیں کب حکومت کو میری حالتِ زار پر رحم آئے گا اور میرے وظیفے کی رقم کا اجرا کیا جائے گا اور پتا نہیں کب اس سڑک کی مرمت کی طرف دھیان دیا جائے گا۔

تبصرہ

یہ ایک طنزیہ نظم ہے۔ مرزا محمود سرحدی نے پشاور کی ایک سڑک کی حالت زار بیان کی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ سڑک عدم توجہی کا شکار ہے۔ انھوں نے حکومت پر گہرا طنز کرتے ہوئے کہا ہے کہ حکومت ایک مصروف ترین سڑک کی مرمت پر توجہ نہیں دے رہی۔ آسان الفاظ میں انھوں نے ایک اہم مسئلے کی طرف توجہ دلائی ہے اور حقیقت کی نقاب کشائی کی ہے۔

حل مشقی سوالات

-1 مندرجہ ذیل سوالات کے جواب تحریر کیجیے:

(الف) شاعر کس سڑک کو بے مثال کہہ رہا ہے؟

جواب: شاعر پشاور کی مال گودام روڈ کو بے مثال کہہ رہا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ جس طرح یہ سڑک ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے، اس کی مثال ملنا مشکل ہے۔

(ب) مذکور سڑک پر گھوڑوں پر کیا بیتی؟

جواب: اس سڑک پر جو تانگے چلتے ہیں وہ الٹ جاتے ہیں اور ان میں جُتے ہوئے گھوڑے انتقال کر جاتے ہیں۔

(ج) سڑک پر چلنے والی کن سواریوں کا حلیہ بگڑتا ہے؟

جواب: سڑک پر چلنے والی سواریوں میں سے ریڑھے اور جیپوں کا حلیہ بگڑ جاتا ہے۔ اس کے علاوہ سائیکل بھی صحیح سلامت نہیں رہتی۔ وہ بھی ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو جاتی ہے۔

(د) سڑک پر جسے جانا پڑے، اس کا انجام کیا ہوتا ہے؟

جواب: اس سڑک پر جسے کبھی جانے کا اتفاق ہو، اس کے واپس آنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

www.downloadclassnotes.com

(ہ) شاعر نے نظم کے آخری شعر میں کسے توجہ دلائی ہے؟

جواب: شاعر نے نظم کے آخری شعر میں حکومت کو اپنے وظیفے اور سڑک کی بدحالی کی طرف توجہ دلائی ہے۔ شاعر کہتا ہے کہ حکومت کو نہ تو میرے مقرر کردہ وظیفے کا خیال ہے اور نہ ہی اس سڑک کی بدحالی کے بارے میں کچھ سوچتی ہے۔

-2 نظم میں مثال، انتقال، حال، شغال، اور وصال ہم آواز الفاظ استعمال ہوئے ہیں، ایسے الفاظ کیا کہلاتے ہیں؟

جواب: ایسے الفاظ جو صوتی اعتبار سے ایک جیسے ہوں انھیں ہم قافیہ الفاظ کہا جاتا ہے۔

-3 متن کی روشنی میں درست جواب پر نشان (✓) لگائیں:

(الف) شاعر کے پیشِ نظر یہ نظم لکھنے کا مقصد ہے:

(i) تنقید برائے تنقید (ii) مزاح
(iii) طنز برائے اصلاح (iv) مبالغہ آرائی

(ب) نظم "مال گودام روڈ" لکھی ہے؟

(i) جمیل الدین عالی نے (ii) دلاور فگار نے
(iii) محمود سرحدی نے (iv) ضمیر جعفری نے

(ج) جو شخص اس سڑک پر گیا پھر:

(i) تھک کر چُور ہوا (ii) زخمی ہو کر آ گیا
(iii) کبھی لوٹ کر نہ آیا (iv) پھسل پڑا

(د) یہ نظم کس مجموعے سے لی گئی ہے؟

(i) اندیشۂ شہر (ii) مطلع عرض ہے
(iii) سنگینے (iv) فی سبیل اللہ

(ہ) شاعر نے کس سڑک کا مضحکہ اڑایا ہے؟

(i) مال روڈ (ii) مال گودام روڈ

www.downloadclassnotes.com

(iii) مجاتی روڈ (iv) بندر روڈ

(د) اس سڑک پر تانگے الٹ جانے سے گھوڑوں پر کیا بیتتی ہے؟

(i) بھاگ جاتے ہیں (ii) بے ہوش ہو جاتے ہیں

(iii) مر جاتے ہیں (iv) بیٹھ جاتے ہیں

(ز) سڑک پر شغال کے چیخنے سے واضح ہوتا ہے:

(i) ویرانی (ii) آمدورفت بند

(iii) رونق زیادہ (iv) جنگل

جواب

نمبر	جواب	نمبر	جواب	نمبر	جواب	نمبر	جواب
(الف)	(iii)	(ب)	(iii)	(ج)	(iii)	(د)	(i)
(ہ)	(ii)	(و)	(iii)	(ز)	(i)		

-4 نظم کو ذہن میں تازہ کریں اور درج ذیل مصرعوں کو مکمل کریں:

(الف) جس قدر ویراں ہے یہ، ہیں اس قدر وہ ______

(ب) دفن ہو سکتا ہے جن میں ______ بعد از وصال

(ج) ______ جاتے ہیں ریڑھے، لڑکھڑا جاتی ہے جیپ

(د) اس پہ جانے کا کبھی ہوتا ہے جس کو ______

(ہ) سوچتا رہتا ہوں کب میرے ______ کی طرح

جواب: (الف) جس قدر ویراں ہے یہ، ہیں اس قدر وہ خستہ حال

(ب) دفن ہو سکتا ہے جن میں آدمی بعد از وصال

(ج) ڈگمگا جاتے ہیں ریڑھے، لڑکھڑا جاتی ہے جیپ

(د) اس پہ جانے کا کبھی ہوتا ہے جس کو اتفاق

www.downloadclassnotes.com

(ہ) سوچتا رہتا ہوں کب میرے وظیفے کی طرح

5- نظم کا خلاصہ تحریر کریں۔

جواب: دیکھیے خلاصہ

6- نظم کا مرکزی خیال دو تین جملوں میں لکھیے۔

جواب: دیکھیے مرکزی خیال

سرگرمیاں

1- کسی اور مزاحیہ شاعر کی ایک نظم جماعت میں سنائی جائے۔

جواب: مجھے سید ضمیر جعفری کی یہ نظم بہت پسند ہے۔

کھڑا ڈنر

"بڑے" دعوت پہ بلوایا گیا ہوں
پلیٹیں دے کے بہلایا گیا ہوں
کبھی باتوں میں اُلجھایا گیا ہوں
کہیں کرسی سے ٹکرایا گیا ہوں
نہ آئی پر نہ آئی میری باری
پلاؤ تک بہت آیا گیا ہوں
کبابوں کی رکابی ڈھونڈنے کو
کئی میلوں میں دوڑایا گیا ہوں
برائے قتل قتلہ ہائے ماہی
چُھری کانٹے سے لڑوایا گیا ہوں
مٹر کے واسطے جب کی مٹر گشت
تو "آلو گوشت" میں پایا گیا ہوں

www.downloadclassnotes.com

ضیافت کے بہانے درحقیقت
مشقت کے لیے لایا گیا ہوں

2- یہ نظم اپنی کاپیوں پر لکھیں۔

جواب: طلبہ اپنی اپنی کاپی پر یہ نظم لکھیں اور استاد صاحب کو دکھائیں۔

3- شاعر نے اس نظم میں سڑک کا مزاحیہ انداز میں ذکر کیا ہے۔ پطرس بخاری نے جی ٹی روڈ کا جو حلیہ اپنے مضمون "لاہور کا جغرافیہ" میں بیان کیا ہے، استاد صاحب کی مدد سے وہ تلاش کر کے جماعت میں سنایا جائے۔

جواب: **لاہور کا جغرافیہ** از پطرس بخاری

جو سیاح لاہور تشریف لانے کا ارادہ رکھتے ہیں ان کو یہاں کے آمدورفت کے ذرائع کے متعلق چند ضروری باتیں ذہن نشین کر لینی چاہیے، تا کہ وہ یہاں کی سیاحت سے کماحقہٗ اثر پذیر ہو سکیں، جو سڑک بل کھاتی ہوئی لاہور کے بازاروں میں سے گزرتی ہے، تاریخی اعتبار سے بہت اہم ہے۔ یہ وہی سڑک ہے جو شیر شاہ سوری نے بنوائی تھی۔ یہ آثار قدیمہ میں شمار ہوتی ہے اور بے حد احترام کی نظروں سے دیکھی جاتی ہے، چنانچہ اس میں کسی قسم کا ردوبدل گوارہ نہیں کیا جاتا۔ وہ قدیم تاریخی گڑھے اور خندقیں جوں کی توں موجود ہیں جنھوں نے کئی سلطنتوں کے تختے الٹ دیے تھے۔ آج کل بھی کئی لوگوں کے تختے یہاں الٹتے ہیں اور عظمتِ رفتہ کی یاد دلا کر انسان کو عبرت سکھاتے ہیں۔
بعض لوگ زیادہ عبرت پکڑنے کے لیے ان تختوں کے نیچے کہیں کہیں دو ایک پہیے لگا لیتے ہیں اور سامنے دو بَلّی لگا کر ایک گھوڑا ٹانگ دیتے ہیں۔ اصطلاح میں اس کو تانگہ کہتے ہیں، شوقین لوگ اس پر موم جامہ منڈھ لیتے ہیں، تا کہ پھسلنے میں سہولت ہو اور بہت زیادہ عبرت پکڑی جا سکے۔
اصلی اور خالص گھوڑے لاہور میں خوراک کے کام آتے ہیں، قصابوں کی

دکانوں پر انھی کا گوشت بکتا ہے اور زین کس کر کھایا جاتا ہے، تانگوں میں ان کی بجائے بناسپتی گھوڑے استعمال کیے جاتے ہیں۔ بناسپتی گھوڑے شکل و صورت میں دم دار ستارے سے ملتے ہیں کیوں کہ ان گھوڑوں کی ساخت میں دم زیادہ اور گھوڑا کم پایا جاتا ہے۔ حرکت کے وقت اپنی دم کو دبا لیتا ہے اور اس ضبطِ نفس سے اپنی رفتار میں ایک سنجیدہ اعتدال پیدا کرتا ہے تاکہ سڑک کا ہر تاریخی گڈھا اور تانگے کا ہر ہچکولا اپنے نقش آپ پر ثبت کرتا جائے، اور آپ ہر ایک مقام لطف اندوز ہو سکے۔

اساتذہ کرام کے لیے

-1 طلبہ کو بتایا جائے کہ مزاح نگار صورتِ واقعہ سے کس طرح مزاح پیدا کرتا ہے؟

جواب: جواب کے لیے دیکھیے نظم "اونٹ کی شادی" برائے اساتذہ نمبر 4

-2 طلبہ کو بتائیں کہ بات پر لطف انداز میں کیسے کہی جا سکتی ہے۔

جواب: کسی بات کو فطرت اور معمول سے ہٹ کر بیان کیا جائے اور پڑھنے والا یا سننے والا اس کے انجام سے بے خبر ہو یا انجام اس کی توقع کے خلاف ہو اور فطرت سے بھی ہٹ کر ہو تو بات میں مزاح پیدا کیا جا سکتا ہے۔ مزاح میں زندگی کی ناہمواریوں پر ہمدردانہ نظر ڈالی جاتی ہے۔ مزاح نگار مزاح پیدا کرنے کے لیے مختلف حربے استعمال کرتا ہے جیسے آپ کوئی لطیفہ سنیں اور آخری جملہ آپ کی توقع کے خلاف ہو اور فطرت کے بھی خلاف ہو تو یقیناً آپ کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آ جائے گی۔

مزاح دو طرح کا ہوتا ہے۔ لفظی مزاح اور واقعاتی مزاح

واقعاتی مزاح میں اپنے کسی مشاہدے کو دلچسپ انداز میں بیان کرنا ہوتا ہے یا لفظوں کے ہیر پھیر اور دوہرے مفہوم کو اس طرح بیان کرنا کہ اس میں مزاح

www.downloadclassnotes.com

کا رنگ غالب ہو۔

3- طلبہ کو بتائیں کہ عام نظم اور مزاحیہ نظم میں کیا فرق ہوتا ہے۔

جواب: عام نظم کسی ایک مرکزی خیال کے گرد گھومتی ہے اس میں زندگی کے مسائل یا کوئی واقعہ بالکل سیدھے سادے انداز میں پیش کیا جاتا ہے جب کہ مزاحیہ نظم میں تمثیلی انداز اختیار کیا جاتا ہے اور مذاق ہی مذاق میں کسی سنجیدہ واقعہ کی نشان دہی کی جاتی ہے۔

4- طلبہ سے دریافت کریں کہ انھوں نے اور کوئی مزاحیہ نظم پڑھی ہے تو وہ رسالہ، کتاب وغیرہ جماعت میں لا کر دوسروں کو سنائیں۔

جواب: دیکھیے سرگرمیاں نمبر 1

اہم معروضی سوالات

سبق کے متن کو مدِ نظر رکھتے ہوئے درست جواب کی (✓) سے نشان دہی کریں۔

(الف) مال گودام روڈ پر الٹ کر رہ گئے:

(i) کئی سائیکل سوار (ii) کئی تانگے
(iii) کئی ریڑھے (iv) کئی ٹرک

(ب) اس سڑک پر انتقال ہو چکا ہے:

(i) کئی راہگیروں کا (ii) ہزاروں اونٹوں کا
(iii) بے شمار گدھوں کا (iv) سیکڑوں گھوڑوں کا

(ج) "شغال" کا مطلب ہے:

(i) گیدڑ (ii) مشغول
(iii) مشغلہ اپنانا (iv) مصروف رہنا

www.downloadclassnotes.com

(د) اس سڑک پر خال خال نظر آتے ہیں:

(i) گھوڑے (ii) ٹرک

(iii) تانگے (iv) انسان

(ہ) اس سڑک سے سلامت واپس نہیں آتی:

(i) کار (ii) جیپ

(iii) بس (iv) سائیکل

(و) حکومت کو اس سڑک کی بدحالی کا خیال نہیں آتا:

(i) دوسری سڑکوں کی طرح (ii) میرے وظیفے کی طرح

(iii) عوام کی بدحالی کی طرح (iv) میری صحت کی طرح

جواب

نمبر	جواب	نمبر	جواب	نمبر	جواب	نمبر	جواب
(الف)	(ii)	(ب)	(iv)	(ج)	(i)	(د)	(iv)
(ہ)	(iv)	(و)	(ii)				

www.downloadclassnotes.com